سوال

)وسیلہ(کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اور طفیل) کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یک بڑا اہم سوال ہے، ہم چاہتے ہیں کہ تفصیل سے اس کا جواب دیا جائے۔

توسل مصدر ہے فعل توسل یتوسل کا۔ یعنی کسی چیز کو وسیلہ اور ذریعہ بنانا جو انسان کو اس کے مقصد تک پہنچا دے۔

: 2 1

1 قضاؤک، أسألک بکُلِّ اسْمٍ ہُوَلَکَ سَمَّیْتَ بِہِ نَفْسَکَ، أَوْأَنْزَلْتَہُ فِی کِتَابِکَ، أَوْعَلَّمْتَہُ أَحَدًا مِن خَلْقِکَ، أَوِاسْتَأْثَرْتَ بِہِ فِی عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ، أَن تَجْعَلَ الْقُرْآن رَبِیعَ قَلْبِی، وَنُورَصَدْرِي، وَجَلَاءَحُزْنِي، وَذَہَابَ ہَمِّي [1] تو اس دعا میں عمومی انداز میں اسمائے الٰہیہ کا توسل لیا گیا ہے: بکل اسم ہولک سمیت بہ نفسک (یا اللہ! تیرے ہر نام کے ساتھ جو تو نے اپنا رکھا ہے) یعنی ہر اس اسم کے واسطے سے جس سے تو نے اپنی ذات کو موسوم کیا ہے... یعنی تجھ سے تیر۔

ی صورت یہ ہے کہ انسان اپنی حاجت اور ضرورت کے لحاظ سے کسی خاص اسم الٰہی کا واسطہ اختیار کرے۔ مثلا اس حدیث میں جس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیں جو میں نماز میں پڑھا کروں، تو آپ نے انہیں یہ دعا سکھلائی:

کَثِیرًا، وَلَا یَغْفِرُالذُّنُوبَ إِلَّاأَنْتَ. فَاغْفِرْلِی مَغْفِرَةً مِن عِنْدِکَ، وَارْحَمْنِی إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُورُالرَّحِیمُ) [2]

تو اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت ورحمت کا سوال ہے تو اس مناسبت سے اسمائے حسنیٰ میں سے "الغفور" اور "الرحیم" کا واسطہ وسیلہ لیا گیا ہے۔

ل ووسیلہ کی یہ نوعیت اللہ عزوجل کے اس فرمان سے ماخوذ ہے:

وَلِلَّہِ الأَسماءُ الحُسنىٰ فَادعوہُ بِہا... ١٨٠... سورة الاعراف

جل کے پیارے پیارے خوبصورت نام ہیں، تو اسے ان ہی سے پکارو۔''

اور دعا میں دعائے سوال اور دعائے عبادت دونوں شامل ہیں۔

: 2

لی یہ کہ عمومی انداز میں کہا جائے مثلا:

اللھم إنی أسألک بأسمائک الحسنی وصفاتک العلی [3]

پھر اپنا سوال پیش کیا جائے۔

سری صورت یہ ہے کہ دعا وسوال کی مناسبت سے کسی خاص صفت کا واسطہ دے کر دعا کی جائے مثلا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے:

الْغَیْبَ، وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ، أَحْیِنِی مَا عَلِمْتَ الْحَیَاةَ خَیْرًالِی، وَتَوَفَّنِی إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًالِی [4]

ں دعا میں اللہ کی صفت علم اور قدرت کا واسطہ وسیلہ پیش کیا گیا ہے جو مطالبہ دعا کے عین مطابق ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ دعا میں کسی صفت فعلی کو واسطہ بنا لیا جائے تو جائز ہے مثلا:

آل محمد، کما صلیت علی إبراہیم، وعلی آل إبراہیم (اس میں کما صلیت علی إبراہیم، وعلی آل إبراہیم۔۔ صفت فعلی ہے)۔

3 منت بک، وبرسولک فاغفرلی (اے اللہ! میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لایا ہوں، سو تو مجھے بخش دے۔۔ یا کہے کہ۔۔ مجھے توفیق عنایت فرما)۔ یا اس طرح سے دعا کی جائے: اللھم إنی أسألک بإیمانی بک وبرسولک (اے اللہ! میں اس سبب سے کہ میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لایا ہوں، تجھ سے سوال کرتا ہوں۔۔)۔ اس قسم میں۔

رَبَّنا إِنَّکَ مَن تُدخِلِ النّارَ فَقَد أَخزَیتَہُ وَما لِلظّـٰلِمینَ مِن أَنصارٍ ١٩٢ رَبَّنا إِنَّنا سَمِعنا مُنادِیًا یُنادی لِلإیمـٰنِ أَن ءامِنوا بِرَبِّکُم فَـٔامَنّا رَبَّنا فَاغفِر لَنا ذُنوبَنا وَکَفِّر عَنّا سَیِّـٔاتِنا وَتَوَفَّنا مَعَ الأَبرارِ ١٩٣... سورة آل عمران

نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی پکار لگاتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ، چنانچہ ہم ایمان لے آئے ہیں، سو ہمارے گناہ معاف فرما دے، ہماری غلطیوں پر پردے ڈال دے اور ہمیں صالحین کے ساتھ موت آئے۔''

ب اللہ عزوجل کے حضور اپنے ایمان لانے کو واسطہ وسیلہ بنا کر دعا کرتے ہیں کہ ان کے گناہ بخش دیئے جائیں، ان کی غلطیوں پر پردہ ڈال دیا جائے اور انہیں صالحین کے ساتھ موت آئے۔

4 عا کی:

اللهم ان كنت فعلت ذلك من اجلك فاخرج عنا ما نحن فيه

نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہم سے یہ مصیبت جس میں ہم پھنس گئے ہیں، دور کر دے۔''

27/43/2102۔

: 5

فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ٢٤ ... سورة القصص

توجو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔''

رسیدنا زکریا علیہ السلام کی دعا بھی اس طرح کی تھی :

قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ٤ ... سورة مريم

ب میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں، اور سر سفیدی سے بھڑک اٹھا ہے، اور اے میرے رب میں تجھے پکار کے کبھی بد بخت نہیں ہوا ہوں۔''

غرض توسل کی یہ سب صورتیں جائز ہیں، اور حصول مقصد کے لیے صالح اور مشروع سبب ہیں۔

6۔ چھٹی صورت یہ ہے کہ کسی صالح بندے سے دعا کروائی جائے ،جس کے متعلق قبولیت کی امید ہو۔چنانچہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض اوقات بالعموم اور کبھی خصوصیت کے ساتھ دعا کا کہا کرتے تھے۔ صحیحین میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا، جمعہ کا روز تھا اور نبی صلی اللہ علیہ و

مار واقعات ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لیے دعائیں کروائیں اور آپ نے کیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے ایک بار بیان فرمایا کہ : میری امت میں سے ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے جو بغیر کسی حساب اور بغیر کسی عذاب کے جنت میں جائیں گے۔ اور وہ

ن قسم ناجائز توسل ہے۔ یعنی بندہ اللہ کے حضور کوئی ایسا وسیلہ پیش کرے جو وسیلہ ہی نہیں یا شریعت کی رُو سے وہ ناجائز ہے۔ اس طرح کا وسیلہ لغو، باطل اور غیر معقول ہو گا کیونکہ وہ شریعت میں غیر منقول ہے۔ مثلاً کوئی کسی میت کو پکارے اور اس سے دعا کرے کہ وہ اس کے لیے اللہ سے دعا کرے۔ یہ و

ث: 964)

یرے حضور اپنے نبی کو وسیلہ بنایا کرتے تھے اور تو ہمیں بارش دیا کرتا تھا، اور اب ہم تیرے حضور اپنے نبی کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، تو ہمیں بارش عنایت فرما۔''

نا عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ تو اگر میت سے دعا کرنا درست ہوتا اور جائز اور صحیح وسیلہ ہوتا تو جناب عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھ دیگر صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرتے، کیونکہ اس میں شبہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا، جناب عباس رضی ال

یک صورت یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ، یعنی قدر، شرف، بلندی، مرتبہ کے واسطہ وسیلہ سے دعا کی جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کی قدر و شان دعا کرنے والے کے لیے کسی طرح مفید نہیں ہے، اس کا فائدہ صرف اور صرف آپ ہی کی ذات مطہر کو ہے، دعا کرنے والے کو اس

---

[1] اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ پر تیرا حکم جاری ہے، میرے متعلق تیرے فیصلے عین عدل ہیں، میں تجھ سے اے اللہ تیرے ہر اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنے لیے اختیار فرمایا ہے، یا اپنی کتا

[2] دعا کا ترجمہ : اے اللہ میں اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم اور زیادتی کر چکا ہوں، اور گناہوں کو تیرے علاوہ اور کوئی نہیں بخش سکتا، سو تو مجھے اپنی طرف سے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو بے انتہا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ صحیح بخاری، کتاب صفۃ الصلاۃ، باب الدعاء قبل السلام، حدیث 799)

[3] ترجمہ : اے اللہ میں تجھ سے تیرے خوبصورت ناموں اور عالی شان صفات کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔۔۔

[4] ترجمہ : اے اللہ تجھے تیرے علم غیب کا واسطہ اور مخلوقات پر تیری قدرت کا واسطہ، مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک کہ تیرے علم کے مطابق میرا زندہ رہنا میرے لیے بہتر ہو، اور مجھے وفات دے اس وقت جب تیرے علم کے مطابق میرا مر جانا میرے لیے بہتر ہو۔ سنن نسائی، کتاب صفۃ ال

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 127

محدث فتویٰ